# Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/ S. Sinha College Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th Sem, Paper 16
7. Title/Heading of e-content : AWAZON KE AQUESAM
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb ) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com 12.09.19

# آوازوں کے اقسام

M.A. 4th Sem, Paper. 16

علمائے لسانیات نے انسانی ذہن کے اندر کئی مراکز قائم کئے ہیں اور یہ مراکز وہ ہیں جن سے آواز کی ڈبیا سے نکل ہوا کی لہریں شکل لیتی ہیں۔ یہ لہریں ہوا کی لہریں ہیں۔ سانس کے ذریعے ہوا پھیپھڑوں میں جاتی ہے اور سانس سے ہی باہر آتی ہے۔ اس سے کچھ ہوا میں آواز نکالنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس استعمال کی ابتدا دماغ کے مرکز سے ہوتی ہے اور وہاں سے دماغ کی ڈبیا کو حکم آتا ہے کہ اپنے پردوں کو استعمال کرو۔ آواز کی نوعیت بھی ذہنی ہے اور ان کا طرز اظہار جسمانی ہے۔ مراکز کے اعتبار سے آواز کی قسمیں قائم کی گئی ہیں۔ اصل میں حلق کی بانسری کا کام بجانا ہے جیسے ایک ماہر موسیقار اپنی انگلیوں کو بانسری کے سوراخوں پر جنبش دیتا ہے

## آوازوں کے اقسام

(1) حلق سے نکلنے والی آوازیں :- عربی میں "ع" اور "غ" کی آوازیں حلق سے نکلتی ہیں۔ سنسکرت اور جرمنی کی بھی بہت سی ایسی آوازیں ہیں جو حلق سے نکلتی ہیں۔

(2) تالو والی آوازیں :- بہت سے حروف ایسے ہیں جن کا مخرج تالو ہوتا ہے۔ وہاں سے ٹکرا کر آواز پھیلتی ہے جیسے "ک" اور "گ" کی آواز تالو سے نکل کر باہر آتی ہے

(3) دانت سے ٹکرانے والی آوازیں :- بہت سی آوازیں مخلوط ہو جاتی ہیں اس لئے یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ تالو سے نکلی ہیں یا دانت سے ــ چونکہ ان سب کے حروف مل جاتے ہیں اس لئے آواز مخلوط ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں جس آواز کا اثر غالب

اس نام سے ہم لفظ کو موسوم کرتے ہیں۔

(۴) لب سے نکلنے والی آواز :- 'ل' 'م' 'و' وغیرہ آوازوں پر لب کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ یہ نرم و نازک اور شیریں ہوتی ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ فطرت نے بھی لب کی نزاکتوں کا پاس رکھا ہے اور لب کے ذریعہ آوازوں کو گداز عطا کیا ہے۔

(۵) رخساروں سے ٹکرانے والی آوازیں :- آوازوں کی وہ شکل جو اپنے اندر بھار و وزن رکھتی ہے جیسے 'ب' 'ق' وغیرہ۔

(۶) ناک سے نکلنے والی آوازیں : وہ آوازیں جو صاف سنائی نہیں دیتی ہیں۔ جیسے 'نون غنہ' 'ں' وغیرہ۔

ان کے علاوہ اور بھی Shades ہیں جن کے ذریعہ آہنگ بنتے ہیں۔ غرض یہ کہ صوتیات کو سائنسی بنیادوں پر اسی رنگ میں منظم کیا گیا ہے۔ گویا ہمارے دماغ میں ایک پیانو بج رہا ہے۔ اس کے سُر متعین ہیں۔ اس کے پردہ اور مراکز میں اس کے زیر و بم کو قاعدے کے مطابق قطعیت عطا کی گئی ہے۔ فطرت نے انہیں قطعیت عطا کی ہے۔ سائنس نام ہے فطرت کے قوانین کے انکشاف کا۔ سائنس داں قانون نہیں بناتا بلکہ فطرت کے پُر اسرار قوانین کو بے نقاب کرتا ہے۔ ماہرین صوتیات قوانین نہیں بناتے بلکہ فطرت سے ان قوانین کا استخراج کرتے ہیں۔

اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ انسان حلق، تالو، رخسار، دانت، لب اور سب سے بڑھ کر آواز کی ڈبیا کی حیرت ناک لچک داری، نیرنگی اور امکانات کی وجہ سے انسان

آوازوں میں وسعت، تنوع اور خوش آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ ان
آوازوں کے تنوع اور لچک داری کی وجہ سے لفظوں کے خزانے
میں اضافہ پر اضافہ ہوتا گیا اور جب آوازوں میں قطعیت
پیدا ہوگئی تو زبان عالم وجود میں آئی اور آج بھی زبان کی جو
ترقی یافتہ شکل ہمارے سامنے ہے اس میں لب و لہجہ یا ترنم
تلفظ اور آوازوں کی ہم آہنگی کی بڑی اہمیت ہے

---


DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College
Aurangabad


Course: M.A. 4th Sem, Paper.16
Title/Heading of E-Content: AWAZON KE AQUESAM

WhatsApp No. 9431632576